ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

قرآنِ کریم کا طرزِ بیان و خطاب: نظمِ قرآن، مناسبتِ آیات اور اسلوبِ استدلال کا تحقیقی جائزہ

THE STYLE AND EXPRESSION OF THE HOLY QURAN: A RESEARCH STUDY ON THE ARRANGEMENT OF QURANIC VERSES, THEIR CONTEXT, AND THE METHOD OF REASONING

M. Awais
Faculty of Islamic Studies, Superior University, Lahore, (Faisalabad Campus)
Email : ibneadm40@gmail.com

Muhammed Fiaz Ahmed
Faculty of Islamic Studies, Superior University, Lahore, (Faisalabad Campus)
Email: fiazahmadb4@gmail.com

Dr Hafiz Muhammad Ahsan Raza
Assistant Professor Department of Islamic Studies, The Superior University Lahore
Email: ahsanraza6281@gmail.com

ABSTRACT
This research paper examines the style of narration and discourse in the Holy Qur'an as presented in Manāzil al-'Irfān fī 'Ulūm al-Qur'ān. It explores how the Qur'an employs a distinctive rhetorical and argumentative method that combines eloquence with rational persuasion. The study focuses on three major dimensions of Qur'anic reasoning: investigation (taḥqīq), through which facts and truths are established with evidence; deduction (istidlāl), whereby logical arguments and observable signs lead readers to sound conclusions; and suspension (ta'līq/waqf), which encourages reflection by withholding immediate conclusions or presenting conditional statements that stimulate intellectual engagement. Using an analytical and descriptive research methodology, the paper investigates selected Qur'anic passages to demonstrate how these reasoning techniques reinforce the Qur'an's theological, ethical, and legal messages. The study argues that the Qur'anic discourse is not merely narrative but is structured to cultivate critical thinking, strengthen faith through evidence, and guide human behavior through persuasive reasoning. It concludes that Manāzil al-'Irfān provides valuable insights into the intellectual and literary dimensions of the Qur'an, making it an important source for understanding the harmony between revelation, reason, and rhetoric in Qur'anic studies.

Keywords: *Manāzil al-'Irfān fī 'Ulūm al-Qur'ān , Qur'anic Narration, Qur'anic Discourse, Investigation and Deduction, Qur'anic Rhetoric*

مناسبتِ آیات اور نظمِ قرآن

قرآنِ کریم کے اعجازِ بیانی کا ایک اہم پہلو اس کی آیات اور سورتوں کے درمیان پایا جانے والا نہایت دقیق ربط اور تناسب ہے، جسے علومِ قرآن کی اصطلاح میں "علمُ المناسبات" یا "نظمِ قرآن" کہا جاتا ہے۔ یہ علم اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ قرآنِ کریم کی ہر آیت اپنے ماقبل اور مابعد سے کسی نہ کسی معنوی، عقلی یا بلاغی تعلق کے ساتھ مربوط ہے۔ یہی ربط قرآن کے اسلوب کو غیر معمولی حسن اور جامعیت عطا کرتا ہے۔

علمائے تفسیر نے اس موضوع کو اس قدر اہمیت دی کہ اس پر مستقل تصانیف وجود میں آئیں۔ امام ابو جعفر احمد بن ابراہیم الغرناطی نے البرھان في مناسبۃ ترتیب سور القرآن، امام برہان الدین بقاعی نے نظم الدرر في تناسب الآیات والسور، اور علامہ جلال الدین سیوطی نے أسرار ترتیب القرآن میں آیات اور سورتوں کے باہمی ربط کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ان تصانیف سے معلوم ہوتا ہے کہ نظمِ قرآن محض ایک ادبی حسن نہیں بلکہ قرآن کے اعجاز کا ایک بنیادی پہلو ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

مناسبت کا لغوی واصطلاحی مفہوم

لغت میں مناسبت سے مراد دو چیزوں کے درمیان مشابہت، قرب اور باہمی تعلق ہے۔ اہلِ لغت کے مطابق:

المناسبة في اللغة: المشاكلة والمقاربة

یعنی مناسبت سے مراد دو اشیاء کا ایک دوسرے سے مشابہ یا قریب ہونا ہے۔

اصطلاح میں مناسبت سے مراد آیات یا سورتوں کے درمیان ایسا معنوی تعلق ہے جو ان کے مضامین کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کر دے، یہاں تک کہ پوری گفتگو ایک مسلسل اور مربوط کلام محسوس ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم کی آیات الگ الگ نازل ہونے کے باوجود ایک مربوط نظام کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

علامہ سیوطی کے نزدیک مناسبت دراصل قرآن کے نظم کو سمجھنے کی کلید ہے، کیونکہ اسی کے ذریعے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک آیت کے بعد دوسری آیت کیوں ذکر کی گئی اور ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف انتقال کس حکمت کے تحت ہوا[1]۔

ربطِ کلام کی مختلف صورتیں

صاحبِ کتاب کے مطابق قرآنِ کریم میں آیات کا باہمی ربط ہمیشہ ایک ہی نوعیت کا نہیں ہوتا بلکہ مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی یہ تعلق عام ہوتا ہے اور کبھی خاص، کبھی حسی ہوتا ہے اور کبھی عقلی، جبکہ بعض اوقات یہ محض ذہنی یا معنوی مناسبت پر مبنی ہوتا ہے۔ اسی طرح سبب و مسبب، علت و معلول، نظیرین، ضدین اور دیگر معنوی روابط بھی آیات کے درمیان تعلق پیدا کرتے ہیں۔

بعض مقامات پر آیات کا باہمی تعلق اس قدر واضح ہوتا ہے کہ کسی وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ مثلاً ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر، تاکید، تکمیل یا علت کے طور پر آتی ہے۔ لیکن بعض مقامات ایسے بھی ہیں جہاں دونوں آیات بظاہر مستقل معلوم ہوتی ہیں، تاہم غور کرنے سے ان کے درمیان ایک نہایت لطیف معنوی ربط سامنے آتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں علمِ مناسبت اپنی اہمیت ظاہر کرتا ہے۔

تضاد کے ذریعے ربطِ کلام

قرآنِ کریم میں بعض مقامات پر دو متضاد چیزوں کو ایک ساتھ ذکر کر کے نہایت مؤثر اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا﴾ [2]

"وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے، جو اس سے نکلتا ہے، جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس کی طرف چڑھتا ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

﴿وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ [3]

"اور اللہ ہی تنگی اور کشادگی دیتا ہے، اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔"

ان آیات میں ولوج و خروج، نزول و عروج، قبض و بسط، اور زمین و آسمان جیسی متضاد یا متقابل چیزوں کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ یہ اسلوب نہ صرف معنی کو زیادہ واضح کرتا ہے بلکہ قاری کے ذہن پر بھی گہرا اثر چھوڑتا ہے۔ اسی اصول کے تحت قرآنِ کریم میں جنت کے ساتھ جہنم، رحمت کے ساتھ عذاب، بشارت کے ساتھ انذار، وعد کے ساتھ وعید، اور ترغیب کے ساتھ ترہیب کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ قاری کے دل میں امید اور خوف دونوں کی کیفیت پیدا ہو۔

---

[1] الاتقان، ج ۲، ص ۳۷۱

[2] الحدید 4

[3] البقرۃ: 245

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

تنظیر کے ذریعے ربطِ کلام

ربطِ کلام کی ایک اہم صورت تنظیر ہے، جس سے مراد کسی ایک واقعہ یا حکم کی وضاحت کے لیے اس سے مشابہ دوسرے واقعہ کو بطور مثال پیش کرنا ہے۔اس کی مثال سورۂ انفال کی آیات میں دیکھی جاسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا:

كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ﴾ [4]

"جس طرح آپ کے رب نے آپ کو حق کے ساتھ آپ کے گھر سے نکالا، حالانکہ یقیناً اہلِ ایمان میں سے ایک گروہ اسے ناپسند کر رہا تھا۔"

اس سے پہلے مالِ غنیمت کی تقسیم کا حکم بیان ہوا تھا۔بظاہر دونوں مضامین الگ معلوم ہوتے ہیں، لیکن درحقیقت ان کے درمیان نہایت لطیف مناسبت موجود ہے۔اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ سمجھایا کہ جس طرح غزوۂ بدر کے لیے مدینہ سے روانگی اللہ کے حکم کے مطابق تھی، اگرچہ بعض صحابہ اس سے مطمئن نہ تھے، اسی طرح مالِ غنیمت کی تقسیم بھی اللہ کے حکم کے مطابق ہونی چاہیے، خواہ بعض لوگوں کی طبیعت اس پر آمادہ نہ ہو۔

اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں "گھر سے نکلنے" سے مراد غزوۂ بدر کے لیے مدینہ سے روانگی ہے، جبکہ ایک قول کے مطابق اس سے مراد مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت ہے، تاہم جمہور مفسرین نے پہلے قول کو ترجیح دی ہے [5]۔

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم میں ایک حکم کو دوسرے واقعہ کے ساتھ جوڑ کر ایسا مربوط اسلوب اختیار کیا جاتا ہے جو قاری کو دونوں مضامین کی مشترکہ حکمت تک پہنچا دیتا ہے۔

مضادت اور تقابل کے ذریعے ربطِ کلام

قرآنِ کریم کے اسلوبِ بیان کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی حقیقت کو زیادہ نمایاں کرنے کے لیے اس کی ضد یا متقابل چیز کو ساتھ ذکر کرتا ہے۔علمِ بلاغت میں اس طرزِ بیان کو مضادت یا تقابل کہا جاتا ہے۔اس اسلوب سے نہ صرف معنی میں وسعت پیدا ہوتی ہے بلکہ مخاطب پر مضمون کا اثر بھی گہرا ہو جاتا ہے۔

اس کی نمایاں مثال سورۂ بقرہ کے آغاز میں ملتی ہے۔پہلے اللہ تعالیٰ نے متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ... أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [6]

ان آیات میں اہلِ ایمان کی صفات، ان کے اوصافِ حمیدہ اور دنیا و آخرت میں ان کی کامیابی کو بیان کیا گیا ہے۔اس کے فوراً بعد کفار اور پھر منافقین کے احوال ذکر کیے گئے ہیں۔اس تقابل کے ذریعے قرآنِ کریم نے واضح کر دیا کہ ہدایت اور گمراہی، ایمان اور کفر، فلاح اور خسارہ دو متضاد راستے ہیں، جن کا انجام بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔

یہ اسلوب صرف سورۂ بقرہ تک محدود نہیں بلکہ قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر جنت و جہنم، رحمت و عذاب، وعد و وعید، بشارت و انذار اور ایمان و کفر کو ایک ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ انسان امید اور خوف کے درمیان اعتدال کے ساتھ زندگی گزارے۔

استطراد اور اس کی بلاغی اہمیت

قرآنِ کریم میں ربطِ کلام کی ایک نہایت لطیف صورت استطراد ہے۔استطراد سے مراد یہ ہے کہ اصل مضمون کے دوران کسی مناسبت سے ایک ضمنی مضمون ذکر کر دیا جائے، پھر دوبارہ اصل مضمون کی طرف لوٹ آیا جائے۔اگرچہ بظاہر یہ ایک اضافی گفتگو محسوس ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں یہی ضمنی مضمون اصل مقصد کی تکمیل کرتا ہے۔

اس کی عمدہ مثال سورۂ اعراف کی آیت ہے:

---

[4] الأنفال: 5

[5] تیسیر القرآن، ج 1، ص 723

[6] البقرۃ: 2-5

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

﴿يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ﴾ [7]

اس آیت میں ابتدا ظاہری لباس کے ذکر سے ہوئی، جو انسان کی ستر پوشی اور زینت کا ذریعہ ہے، لیکن اسی ضمن میں اچانک "ولباس التقوی ذلک خیر" فرما کر تقویٰ کے لباس کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بظاہر یہ الگ مضمون ہے، لیکن حقیقت میں یہی استطراد آیت کا اصل پیغام ہے۔

امام زمخشری نے اس مقام پر لکھا ہے کہ یہاں لباسِ ظاہری کے ذکر کے ساتھ لباسِ تقویٰ کا بیان بطورِ استطراد آیا ہے، تاکہ انسان صرف ظاہری زیب و زینت پر اکتفانہ کرے بلکہ اپنی باطنی اصلاح کو بھی اہمیت دے [8]۔

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم میں استطراد کبھی بھی غیر ضروری نہیں ہوتا بلکہ وہ اصل مضمون کو مزید مؤثر اور جامع بنا دیتا ہے۔

حسنِ تخلص اور اسلوبِ انتقال

قرآنِ کریم کی بلاغت کا ایک اور نمایاں پہلو حسنِ تخلص ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کلام ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف اس قدر لطیف انداز میں منتقل ہو کہ قاری یا سامع کو انقطاع کا احساس نہ ہو، بلکہ دونوں مضامین ایک ہی سلسلہ گفتگو کا حصہ محسوس ہوں۔

اس کی بہترین مثال سورۂ اعراف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے میں ملتی ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے ستر افراد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی:

﴿وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ [9]

اس دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ذکر فرمایا، پھر اسی سلسلہ کلام میں امتِ محمدیہ اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی طرف نہایت لطیف انداز سے انتقال فرمایا:

﴿فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ... الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ﴾ [10]

یہ انتقال اس قدر فصیح اور مربوط ہے کہ قاری محسوس ہی نہیں کرتا کہ گفتگو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے امتِ محمدیہ کی طرف منتقل ہو چکی ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی عالمگیر رسالت کا اعلان فرمایا گیا:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ [11]

پھر اسی تسلسل میں دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ذکر شروع ہو جاتا ہے:

﴿وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ﴾ [12]

امام فخر الدین رازی نے اس مقام پر بیان کیا ہے کہ یہ انتقال قرآنِ کریم کے اعجازِ نظم کا نہایت واضح نمونہ ہے، کیونکہ متعدد مضامین کے باوجود کلام کی وحدت برقرار رہتی ہے [13]۔

---

[7] الأعراف:26

[8] الکشاف، ج2، ص435

[9] الأعراف:156

[10] الأعراف:156-157

[11] الأعراف:158

[12] الأعراف:159

[13] مفاتیح الغیب، ج15، ص34)

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

استطراد اور حسنِ تخلص میں فرق

اگرچہ استطراد اور حسنِ تخلص دونوں میں ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف انتقال پایا جاتا ہے، تاہم دونوں کے درمیان بنیادی فرق موجود ہے۔ استطراد میں اصل مضمون کے دوران کسی مناسبت سے ایک ضمنی مضمون ذکر کیا جاتا ہے، پھر دوبارہ اصل مضمون کی طرف لوٹ آیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس حسنِ تخلص میں گفتگو ایک نئے مضمون کی طرف اس طرح منتقل ہوتی ہے کہ وہی نیا مضمون آگے مستقل سلسلہ کلام بن جاتا ہے، اور انتقال میں کسی قسم کا انقطاع محسوس نہیں ہوتا۔

علامہ سیوطی نے سورۂ شعراء کی درج ذیل آیات کو حسنِ تخلص کی عمدہ مثال قرار دیا ہے:

﴿وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ﴾ [14]

اس دعا کے فوراً بعد آخرت کے احوال کا مستقل بیان شروع ہو جاتا ہے:

﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ [15]

یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے آخرت کے عمومی احوال کی طرف نہایت فصیح انداز میں انتقال کیا گیا ہے، جو حسنِ تخلص کی بہترین مثال ہے [16]۔

قرآنِ کریم کا اسلوبِ استدلال

قرآنِ کریم کا اسلوبِ استدلال اس کے اعجازِ بیانی کا ایک نہایت اہم پہلو ہے۔ قرآن اپنے دعووں کو محض بیان کرنے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ ہر عقیدہ، حکم اور حقیقت کو ایسے دلائل کے ساتھ پیش کرتا ہے جو عقلِ سلیم، فطرتِ انسانی، مشاہدۂ کائنات اور تاریخی شواہد سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کا استدلال ہر دور کے انسان کے لیے قابلِ فہم اور قابلِ قبول ہے۔

قرآنِ کریم میں استدلال کی بنیاد صرف عقلی مقدمات پر نہیں بلکہ عقل، وحی، فطرت اور تجربے کے حسین امتزاج پر قائم ہے۔ چنانچہ کبھی انسان کو اپنی ذات میں غور و فکر کی دعوت دی جاتی ہے، کبھی آسمان و زمین کی تخلیق، شب و روز کی گردش، بارش، نباتات اور حیوانات کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں قرار دیا جاتا ہے، اور کبھی سابقہ اقوام کے واقعات سے عبرت حاصل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اس متنوع اسلوب کے ذریعے قرآن نہ صرف حقیقت کو واضح کرتا ہے بلکہ مخاطب کے ذہن و قلب دونوں کو متاثر کرتا ہے۔

اسی طرح قرآنِ کریم میں منکرین کے شبہات کا جواب نہایت حکیمانہ انداز میں دیا گیا ہے۔ کہیں سوال و جواب کا اسلوب اختیار کیا گیا، کہیں تمثیل سے حقیقت واضح کی گئی، کہیں قسموں کے ذریعے مضمون کو مؤکد کیا گیا، اور کہیں مخالفین کو غور و فکر کی دعوت دے کر خود ان کی عقل کو فیصلہ کرنے کا موقع دیا گیا۔ اس متوازن اور جامع اسلوب نے قرآن کے دلائل کو محض نظری نہیں بلکہ عملی اور وجدانی بھی بنا دیا ہے۔

قرآنِ کریم کا اسلوبِ استدلال یہ بھی واضح کرتا ہے کہ اسلام عقلِ سلیم کا مخالف نہیں بلکہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ اسی لیے قرآن بار بار

﴿أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾، ﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ﴾، ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ﴾ اور ﴿لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾

جیسے تعبیرات کے ذریعے انسان کو فکر، تدبر اور تعقل کی دعوت دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا استدلال محض جذباتی اپیل نہیں بلکہ مضبوط علمی اور عقلی بنیادوں پر قائم ہے۔

نتائجِ بحث

اس مطالعے سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

---

[14] الشعراء: 87

[15] الشعراء: 88-89

[16] الاتقان، ج2، ص374

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

قرآنِ کریم کا اسلوبِ بیان انسانی کلام سے منفرد ہے، جس میں فصاحت، بلاغت، حکمت اور اعجاز اپنی اعلیٰ ترین صورت میں جلوہ گر ہیں۔
قرآنِ کریم کی آیات اور سورتوں کے درمیان گہرا معنوی ربط پایا جاتا ہے، جسے مفسرین نے علمُ المناسبات یا نظمِ قرآن کے عنوان سے مستقل علمی فن کی حیثیت دی ہے۔
مناسبتِ آیات مختلف صورتوں، مثلاً تنظیر، مضادت، استطراد اور حسنِ تخلص کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے، جس سے قرآن کے مضامین میں تسلسل اور وحدت برقرار رہتی ہے۔
قرآنِ کریم میں موضوعات کی تبدیلی اتفاقی نہیں بلکہ ہر انتقال ایک خاص حکمت، مقصد اور بلاغی حسن پر مبنی ہوتا ہے، جس سے کلام کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔
قرآنِ کریم کا اسلوبِ استدلال عقل، فطرت، مشاہدہ، تاریخ اور وحی کو یکجا کر کے ایسے جامع دلائل فراہم کرتا ہے جو ہر دور کے انسان کے لیے قابلِ فہم اور مؤثر ہیں۔
نظمِ قرآن اور مناسبتِ آیات کا مطالعہ قرآنِ کریم کے فہم کو گہرا کرتا ہے اور اس کے اعجازِ بیانی کے نئے پہلو آشکار کرتا ہے، لہٰذا علومِ قرآن کے طلبہ اور محققین کے لیے اس موضوع پر مزید تحقیق کی وسیع گنجائش موجود ہے۔

خاتمہ

قرآنِ کریم کا طرزِ بیان اپنی جامعیت، ربط، بلاغت اور اسلوبِ استدلال کے اعتبار سے دنیا کے تمام ادبی اور خطیبانہ اسالیب سے ممتاز ہے۔ اگرچہ قرآنِ کریم مختلف ادوار، مختلف حالات اور متنوع موضوعات پر مشتمل ہے، لیکن اس کے باوجود اس کی ہر آیت اپنے سابق و لاحق سے مضبوط تعلق رکھتی ہے۔ یہی نظم و مناسبت اس کے اعجازِ بیانی کی روشن دلیل ہے۔
مفسرین نے علمِ مناسبت، نظمِ قرآن اور اسلوبِ خطاب پر جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں، وہ قرآنِ کریم کے فہم میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان تحقیقات سے یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ قرآنِ کریم کا ہر لفظ، ہر جملہ اور ہر آیت ایک خاص حکمت اور مقصد کے تحت اپنے مقام پر ذکر کی گئی ہے۔ اس لیے قرآنِ کریم کا صحیح فہم صرف الفاظ کے ترجمے سے نہیں بلکہ اس کے نظم، سیاق و سباق، مناسبتِ آیات اور اسلوبِ استدلال کو سمجھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

مصادر و مراجع

القرآن الكريم.

١۔ الزركشي، بدر الدين محمد بن عبد الله، البرهان في علوم القرآن، تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم، دار المعرفة، بيروت.
٢۔ البقاعي، برهان الدين إبراهيم بن عمر، نظم الدرر في تناسب الآيات والسور، دار الكتب العلمية، بيروت.
٣۔ السيوطي، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر، الإتقان في علوم القرآن، تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم، الهيئة المصرية العامة للكتاب، القاهرة، 1394ھ.
٤۔ السيوطي، جلال الدين، أسرار ترتيب القرآن، دار الكتب العلمية، بيروت.
٥۔ الرازي، فخر الدين محمد بن عمر، مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)، دار الفكر، بيروت، ط 1، 1401ھ.
٦۔ الزمخشري، أبو القاسم محمود بن عمر، الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل وعيون الأقاويل في وجوه التأويل، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، وعلي محمد معوض، مكتبة العبيكان، الرياض.
٧۔ ابن عاشور، محمد الطاهر، التحرير والتنوير، الدار التونسية للنشر، تونس.
٨۔ أبو حيان الأندلسي، محمد بن يوسف، البحر المحيط، دار الفكر، بيروت.
٩۔ القرطبي، محمد بن أحمد، الجامع لأحكام القرآن، دار الكتب المصرية، القاهرة.
١٠۔ ابن كثير، إسماعيل بن عمر، تفسير القرآن العظيم، دار طيبة، الرياض.
١١۔ البغوي، الحسين بن مسعود، معالم التنزيل، دار طيبة، الرياض.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

۱۲۔الزرقاني، محمد عبدالعظيم، مناهل العرفان في علوم القرآن، دار الفكر، بيروت.
۱۳۔ مناع القطان، مباحث في علوم القرآن، مؤسسة الرسالة، بيروت.
۱۴۔ صبحي صالح، مباحث في علوم القرآن، دار العلم للملايين، بيروت.
۱۵۔ محمد عبدالله دراز، النبإ العظيم: نظرات جديدة في القرآن الكريم، دار القلم، الكويت.
۱۶۔نور الدين عتر، علوم القرآن الكريم، مطبعة الصباح، دمشق.
۱۷۔ فضل حسن عباس، إعجاز القرآن الكريم، دار النفائس، عمان.
۱۸۔ أشرف علي التهانوي، بيان القرآن، إدارة التأليفات الأشرفية، كراتشي.
۱۹۔عبدالسلام بن محمد بھٹوی، تیسیر القرآن، دار الأندلس، لاہور.

Sources and References

The Holy Quran.

1-Al-Zarkashi, Badr al-Din Muhammad ibn Abdullah, Al-Burhan fi 'Ulum al-Quran, edited by: Muhammad Abu al-Fadl Ibrahim, Dar al-Maarifa, Beirut.

2-Al-Biqai, Burhan al-Din Ibrahim ibn Umar, Nazm al-Durar fi Tanasub al-Ayat wa al-Suwar, Dar al-Kutub al-Ilmiyya, Beirut.

3-Al-Suyuti, Jalal al-Din Abd al-Rahman ibn Abi Bakr, Al-Itqan fi 'Ulum al-Quran, edited by: Muhammad Abu al-Fadl Ibrahim, Egyptian General Book Organization, Cairo, 1394 AH.

4-Al-Suyuti, Jalal al-Din, Asrar Tartib al-Quran, Dar al-Kutub al-Ilmiyya, Beirut.

5. Al-Razi, Fakhr al-Din Muhammad ibn Umar, Mafatih al-Ghayb (al-Tafsir al-Kabir), Dar al-Fikr, Beirut, 1st ed., 1401 AH.

6.Al-Zamakhshari, Abu al-Qasim Mahmoud ibn Umar, Al-Kashaf 'an Haqayiq Ghawamid al-Tanzil wa Uyoon al-Aqawil fi Wujuh al-Ta'wil, edited by: Adel Ahmed Abdul-Mawgood and Ali Muhammad Muawad, Obikan Library, Riyadh.

7. Ibn Ashur, Muhammad al-Tahir, Al-Tahrir wa al-Tanwir, Tunisian Publishing House, Tunis.

8. Abu Hayyan al-Andalusi, Muhammad ibn Yusuf, Al-Bahr al-Muhit, Dar al-Fikr, Beirut.

9. Al-Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad, Al-Jami' li Ahkam al-Quran, Dar al-Kutub al-Masriyya, Cairo.

10. Ibn Kathir, Ismail ibn Umar, Tafsir al-Quran al-Azim, Dar Tiba,

11. Al-Baghawi, Al-Husayn ibn Mas'ud, Ma'alim al-Tanzil, Dar Taybah, Riyadh.

12. Al-Zarqani, Muhammad Abd al-Azim, Manahil al-Irfan fi Ulum al-Quran, Dar al-Fikr, Beirut.

13. Manaa al-Qattan, Studies in the Sciences of the Quran, Al-Risalah Foundation, Beirut.

14. Subhi Saleh, Studies in the Sciences of the Quran, Dar al-Ilm lil-Malayin, Beirut.

15. Muhammad Abdullah Daraz, The Great News: New Perspectives on the Holy Quran, Dar al-Qalam, Kuwait.

16. Nur al-Din 'Itr, The Sciences of the Holy Quran, Matba'at al-Sabah, Damascus.

17. Fadl Hasan Abbas, The Miraculous Nature of the Holy Quran, Dar al-Nafa'is, Amman.

18. Ashraf Ali al-Tahanawi, Explanation of the Quran, Idarat al-Ta'lifat al-Ashrafiyyah, Karachi.

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

19. Abdul Salam ibn Muhammad Bahtawi, Facilitation of the Quran, Dar al-Andalus, Lahore.Riyadh.